دارُالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرینس نمبر: Lhr 5426　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　تاریخ: 21.11.2015

عورتوں کا چراغاں دیکھنے کے لیے نکلنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر ہمارے گاؤں کی گلیوں اور بازاروں میں چراغاں کیا جاتا ہے، جس کو دیکھنے کے لیے 13 اور 14 ربیع النور کو لوگ بازاروں اور گلیوں میں جمع ہوتے ہیں اور مرد وعورتوں کا جمِ غفیر ہوتا ہے۔ اس جمِ غفیر میں مرد وعورتوں کا اختلاط بھی ہوتا ہے۔ عورتوں میں بعض بے پردہ اور بعض باپردہ ہوتی ہیں۔ شرعی لحاظ سے یہ کیسا ہے؟ اگر درست نہیں ہے، تو عورتوں کو بھی ایسی سجاوٹ دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے، اس خواہش کو کیسے پورا کیا جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورتوں کا چراغاں دیکھنے کے لیے گھر سے بے پردہ نکلنا ناجائز وحرام ہے اور چونکہ اس جمِ غفیر میں مرد وعورت کا اختلاط بھی ہوتا ہے، لہذا باپردہ نکلنے کی بھی اجازت نہیں ہے اور اللہ اور اُس کے رسول نے ہمیں شریعت پر عمل کرنے کا حکم فرمایا ہے، اپنی خواہش پر عمل کرنے کا نہیں فرمایا، لہذا حکمِ شریعت پر عمل کرنا چاہیے اور نفس کی جو خواہش شریعت کے خلاف ہو، اُس سے بچنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَقُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنٰتِ یَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصٰرِهِنَّ وَیَحۡفَظۡنَ فُرُوۡجَهُنَّ وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَلۡیَضۡرِبۡنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوۡبِهِنَّ وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اٰبَآئِهِنَّ اَوۡ اٰبَآءِ بُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اَبۡنَآئِهِنَّ اَوۡ اَبۡنَآءِ بُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اِخۡوٰنِهِنَّ اَوۡ بَنِیۡۤ اِخۡوٰنِهِنَّ اَوۡ بَنِیۡۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوۡ نِسَآئِهِنَّ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیۡنَ غَیۡرِ اُولِی الۡاِرۡبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفۡلِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یَظۡهَرُوۡا عَلٰی عَوۡرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا یَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِهِنَّ لِیُعۡلَمَ مَا یُخۡفِیۡنَ مِنۡ زِیۡنَتِهِنَّ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں، مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں، مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں، جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر، بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے، جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار۔ (پ18، سورۃ النور، آیت 31)

صدر الافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی ﴿وَلَا یَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِهِنَّ لِیُعۡلَمَ مَا یُخۡفِیۡنَ مِنۡ زِیۡنَتِهِنَّ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اِس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی

جھنکار نہ سُنی جائے۔ مسئلہ: اِسی لئے چاہئے کہ عورَتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں۔ حدیث شریف میں ہے: " اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس قوم کی دُعا نہیں قبول فرماتا، جن کی عورَتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔" اس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عَدَمِ قبولِ دُعا (یعنی دعا قبول نہ ہونے) کا سبب ہے، تو خاص عورَت کی (اپنی) آواز (کا بِلا اجازتِ شَرعی غیر مردوں تک پہنچنا) اور اس کی بے پردَگی کیسی موجِبِ غَضَبِ الٰہی (عزوجل) ہوگی؟ پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے۔ (تفسیر احمدی وغیرہ)"

(تفسیر خزائن العرفان، سورۃ النور، ص656، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ابوداؤد شریف میں ہے: "عن حمزة بن أبی أسید الأنصاری عن أبیه أنه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول: وهو خارج من المسجد فاختلط الرجال مع النساء فی الطریق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم للنساء: استأخرن فانه لیس لکن أن تحققن الطریق علیکن بحافات الطریق فکانت المرأة تلتصق بالجدار حتی ان ثوبها لیتعلق بالجدار من لصوقها به"

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابواُسید انصاری سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل رہے تھے، تو راستہ میں مرد عورتوں کے ساتھ خلط ملط ہوگئے، تو عورتوں سے فرمایا: تم پیچھے رہو، تمہیں یہ حق نہیں، کیونکہ تمہارے لیے بیچ راستہ میں چلنا مناسب نہیں، تم راستہ کے کنارے اختیار کرو، پھر عورت دیواروں سے مل کر چلتی تھی حتی کہ اس کا کپڑا دیوار سے اُلجھتا تھا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال، ج4، ص369، مطبوعہ بیروت)

امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "بے پردہ بایں معنی کہ جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے، ان میں سے کچھ کھلا ہو، جیسے سر کے بالوں کا کچھ حصہ یا گلے یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی جز، تو اس طور پر تو عورت کو غیر محرم کے سامنے جانا مطلقاً حرام ہے خواہ وہ پیر ہو یا عالم ہو یا عامی جوان ہو یا بوڑھا۔" **(فتاوی رضویہ، ج22، ص240، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

مفتی اعظم پاکستان مفتی وقارالدین علیہ رحمۃ اللہ المبین فرماتے ہیں: "بے حجابانہ طور پر عورتوں کا (گھر سے) نکلنا ناجائز وحرام ہے۔ اوران کے لئے سخت وعید ہے۔" **(وقار الفتاوی، ج3، ص148، بزم وقار الدین، کراچی)**

امیر اہلسنت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: "چَراغاں دیکھنے کے لیے عورتوں کا اَجنبی مردوں میں بے پردہ نکلنا حرام وشَرمناک، نیز باپردہ عورتوں کا بھی مروَّجہ انداز میں مردوں میں اختلاط (یعنی خَلط مَلط ہونا) انتہائی افسوس ناک ہے۔" **(صبح بہاراں، ص23، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

محمد هاشم خان عطاری مدنی

08 صفر المظفر 1437ھ 21 نومبر 2015ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیر اہلِ سنّت کا مدنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مدنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔